69941 ـ حصص اور دستاويز ميں فرق

سوال

ہميں يہ تو علم ہے كہ حصص ميں زكاۃ واجب ہوتى ہے، تو كيا دستاويز اور رسيد پر بھى زكاۃ لاگو ہوتى ہے ؟ اور اس كى زكاۃ كيسے شمار ہو گى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حصص پر زكاۃ كى تفصيل سوال نمبر (69912) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے، كہ حصص ميں كچھ تو ايسے ہيں جن پر زكاۃ واجب ہوتى ہے اور كچھ ايسے ہيں جن پر زكاۃ واجب نہيں ہوتى.

ليكن دستاويز يہ حصص كے علاوہ ہيں.

دستاويز اور وثيقہ قرض يہ ايك معاہدہ لكھا ہوتا ہے جس ميں حاصل كردہ قرض كى تاريخ اور مبلغ اور مقرر فائدہ درج ہوتا ہے.

ليكن حصص ميں ايسا نہيں بلكہ وہ تو حصص كمپنى كے راس المال ميں شراكت كا ايك حصہ ہے.

تو ان دونوں تعريفوں سے حصص اور دستاويز كے مابين فرق واضح ہو جاتا ہے.

حصص اور سند يا دستاويز اور وثيقہ قرض ميں فرق:

1 ـ حصہ اور شئر كمپنى ميں حصہ كے درجہ پر ہوتا ہے، دوسرے معنوں ميں اس طرح كہ حصہ كا مالك كمپنى ميں شراكت دار ہے، ليكن دستاويز اور وثيقہ قرض كمپنى كے ذمہ قرض كے درجہ ميں ہے، دوسرے معنوں ميں اس طرح كہ دستاويز كا مالك قرض دينے والا يا قرض خواہ ہے.

اس بنا پر حصص كا مالك نفع اس وقت ہى حاصل كر سكتا ہے جب كمپنى صرف نفع حاصل كرے، ليكن دستاويز كا مالك تو مستقل طور پر سالانہ فائدے كا مالك ہوتا رہےگا چاہے كمپنى كو نفع ہو يا نہ ہو.

اس بنا پر یہ بھی ہے کہ جب کمپنی خسارہ کا شکار ہو جائے تو حصص کا مالك بھی اس خسارہ کا کچھ حصہ بطور خسارہ اٹھائیگا، جتنا حصہ اس نے مشارکت کر رکھی ہے، کیونکہ وہ کمپنی کا شریك اور اس کے حصے کا مالك ہے، تو خسارہ کا کچھ حصہ اسے بھی ضرور اٹھانا ہوگا.

لیکن دستاویزاور وثیقہ قرض کا مالك کمپنی کے خسارہ میں سے کچھ بھی نہیں اٹھائیگا، کیونکہ وہ کمپنی میں شریك نہیں، بلکہ وہ تو صرف قرض دینے والا ہے، اس کے بدلے وہ حسب اتفاق فائدہ حاصل کریگا، چاہے کمپنی کو خسارہ ہو یا نفع.

دستاویز یا وثیقہ قرض کے لین دین کا حکم:

دستاویز کا لین دین کرنا شرعا حرام ہے، کیونکہ یہ دستاویز قرض کے مقابلہ میں حسب اتفاق فائدے کا حصول ہے، اور یہی وہ سود ہے جسے اللہ تعالی نے حرام کیا اور اس پر شدید قسم کی وعید سناتے ہوئے فرمایا ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پکے اور سچے مومن ہو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو اصل مال تمہارے ہی ہیں، نہ تو تم خود ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے البقرۃ (278 ـ 279).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سود کھانےاور سود کھلانے اور سود لکھنے، اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2995).

کویت میں تجارت اسلامی کی دوسری کانفرس منعقدہ 1403 ھ الموافق 1983 میلادی میں بیان ہوا ہے کہ:

یورپی اقتصادیوں اور ان کے پیچھے چلنے والوں کی اصطلاح میں جسے فائدہ کا نام دیا گیا ہے وہ بعینہ سود ہے اور شرعا حرام ہے " انتہی.

دیکھیں: مجلۃ المجمع الفقھی (4 / 732).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2143) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دستاویز یا وثیقہ قرض کی زکاۃ:

باوجود اس کے کہ ان دستاویز کا لین دین کرنا حرام ہے، اس پر زکاۃ واجب ہوتی ہے، کیونکہ یہ مالك کے لیے قرض

کی جگہ پر ہے، اور جس قرض کے حصول کی امید ہو جمہور علماء کے ہاں اس پرزکاۃ واجب ہے، تو اس طرح ہر برس اس پر زکاۃ کا حساب لگایا جائیگا، لیکن اس کے لیے زکاۃ اس وقت نکالنا لازم ہو گی جب وہ ان دستاویز کی قیمت حاصل کر لے، لیکن اس پر حاصل ہونے والے فائدہ جو وہ اس دستاویز کے مقابل حاصل کر رہا ہے وہ خبیث اور حرام مال ہے، اسے نیکی و بھلائی اور خیر کے کاموں میں صرف کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے.

زکاۃ کا حساب اڑھائی فیصد ہے یعنی اڑھائی فیصد کے حساب سے زکاۃ نکالی جائیگی.

واللہ اعلم .